CHILDREN'S BOOK TRUST
NEW DELHI
لمبُو اور موٹُو

لمبو اور موٹو

مصنّف : منور ما جفا

مصوّر : ریوتی بھوشن

ایک دفعہ کسی جگہ ایک بیا اور
اس کی مادہ بیا رہا کرتے تھے۔ اُنھوں
نے بہت بڑے کھیت کے کنارے ایک
اونچے پیڑ پر اپنا گھونسلا بنا رکھا تھا۔
اُن کا گھونسلا بہت خوبصورت تھا
اور وہ ایک ٹہنی کے سرے سے
لٹکا ہوا تھا۔

مادہ بیا نے گھونسلے میں دو
چھوٹے انڈے دیے۔ چند ہی دنوں
میں ان میں سے دو چوزے نکلے ۔
بیا اور مادہ بیا بہت ہی خوش ہوئے۔
اُنھوں نے اپنے بچّوں کے نام لمبُو اور
موٹُو رکھے ۔ وہ اپنے بچّوں سے
بہت پیار کرتے اور ان کی دیکھ بھال کرتے تھے ۔ والدین میں
سے ایک ہمیشہ ان کے پاس رہتا جب کہ دوسرا کھانے کی تلاش میں
باہر جاتا تھا۔

لمبُو اور موٹُو بڑے ہوگئے۔ اُن کے پروں ، دُموں اور
جسموں پر بال نکلنے شروع ہوگئے تھے۔ اب وہ جلد ہی اُڑنے
کے قابل ہونے والے تھے ۔

ایک دن ایسا ہُوا کہ دن بھر بارش ہوتی رہی ۔ ماں اور باپ

کھانا اکٹھا کرنے کے لیے باہر نہ جا سکے۔ وہ دیر تک بارش کے رُکنے کا انتظار کرتے رہے۔ بارش شام کے وقت ہی رُکی

چوں کہ اب دن ڈھلنے والا تھا اس لیے ماں اور باپ دونوں کھانا اکٹھا کرنے کے لیے باہر نکلے۔ لیکن جانے سے پہلے ماں نے اپنے بچّوں سے کہا " جب تک ہم باہر رہیں تم گھونسلے سے باہر نہ نکلنا۔ اگر تم چاہو تو یہیں اندر کود پھاند لینا۔ تم ابھی چھوٹے ہو اور اُڑ نہیں سکتے۔ اس لیے ہمارے لوٹنے تک تم اندر ہی رہنا۔

دونوں چھوٹے چوزے اپنے گھونسلے میں بیٹھے باہر دیکھنے لگے۔ شام ہوچکی تھی اور سورج چمک رہا تھا۔ چڑیاں اِدھر اُدھر اُڑ رہی تھیں اور پیڑوں کی شاخوں پر کھیل رہی تھیں۔ لمبوُ نے موٹوُ سے کہا " دیکھو ایسے میں باہر جانا اور تھوڑی دیر کھیلنا کتنا اچھا رہے گا۔

" نہیں۔ نہیں، نہیں! ماں نے ہمیں ہدایت کی تھی کہ ہم اپنے گھونسلے سے نہ نکلیں " موٹوُ نے لمبوُ کو یاد دلایا۔

" ماں ابھی تک یہی سمجھتی ہے کہ ہم بچّے ہیں اور اپنے آپ کوئی کام نہیں کرسکتے"۔ لمبوُ نے جواب دیا۔" میری خواہش ہے کہ میں تھوڑی دیر کے لیے باہر جاؤں"۔

" یہ بہتر ہوگا کہ اگر ماں کے لوٹنے کا انتظار کرلیا جائے"۔ موٹوُ نے مشورہ دیا۔

" جب تک ماں واپس آئے گی تب تک اندھیرا ہوچکا ہوگا۔ میں ابھی باہر جاؤں گا اور تھوڑی دیر کھیلنے کے بعد واپس آجاؤں گا"۔ یہ کہہ کر لمبوُ نے اپنے پر پھڑ پھڑائے اور باہر چلا گیا۔ اس نے چڑیوں کی طرف دیکھا۔

وہ پیڑوں کی شاخوں پر اونچی جگہ بیٹھی تھیں۔ لمبوُ چڑیوں کی طرف اُڑا۔ لیکن وہ ایسا کرنے کی قابل نہیں تھا۔ اُس نے دیکھا کہ اپنی تمام کوششوں کے باوجود نیچے کی طرف جارہا ہے۔ اچانک تیز ہوا چلنے لگی۔ لمبو ہوا کی لپیٹ میں

آگیا پھر وہ دور سے دور ہوتا چلا گیا۔ لمبو پر جو کچھ گزر رہا تھا موٹوُ اُسے دیکھ رہا تھا لیکن وہ چلاّنے کے علاوہ کچھ کر نہ سکا۔

لمبو بہت دور نکل گیا اور ایک

جھاڑی میں جاگرا۔ وہاں وہ کانٹے دار جھاڑیوں میں ایسے پھنس گیا کہ چلنے کے قابل بھی نہ رہا۔

مادہ بیا اور نر بیا اپنے بچّوں کے لیے کھانا لےکر شام ڈھلے واپس آئے۔ موٹو نے ان کو بتایا کہ کس طرح لمبو باہر چلا گیا تھا اور کس طرح وہ چڑیوں کی طرف اوپر کو جانا چاہتا تھا اور وہ کس طرح اچھل کر دور چلا گیا ہے۔ ماں اور باپ دونوں ہی کو بہت افسوس ہوا۔ وہ باہر جاکر لمبو کو تلاش کرنا چاہتے تھے لیکن اب تو کافی رات ہو چکی تھی۔

تب مادہ بیا نے نر بیا سے کہا "تم موٹو کے پاس گھر میں رہو۔ میں جاکر لمبو کو تلاش کروں گی۔"

"لیکن تم رات کے وقت کس طرح باہر جاؤگی؟" نر بیا نے پوچھا۔

"میں ضرور جاؤں گی۔" مادہ بیا نے کہا "ہمارا لمبو خطرے میں ہے۔ شاید وہ ہمارے لیے چلاّ رہا ہوگا۔ میں اُسے تلاش کرنے کی پوری پوری کوشش کروں گی اور اگر وہ خطرے میں ہوگا تو

اس کی مدد کروں گی۔"

یہ کہہ کر ماں بیا اُڑ کر باہر چلی گئی۔ بہت اندھیرا ہوچکا تھا۔ اُسے پتہ نہیں تھا کہ کدھر جائے۔ مولُو اسے اشارے سے ہی بتا چکا تھا کہ لمبو کس طرف گیا تھا۔ اس لیے وہ اسی طرف کو اُڑی۔ وہ پہلے ہی پیڑ پر بیٹھ کر "لمبُو لمبُو لمبُو" پُکارنے لگی۔

اُس نے تھوڑی دیر جواب کا انتظار کیا لیکن کوئی آواز نہ آئی۔ تب وہ اُڑکر اگلے درخت پر بیٹھ گئی اور دوبارہ "لمبُو لمبُو" پکارا۔ اب بھی کوئی جواب نہ ملا۔ اس طرح ماں بیا ایک درخت سے دوسرے درخت پر جاتی رہی اور لمبُو کو پکارتی رہی۔
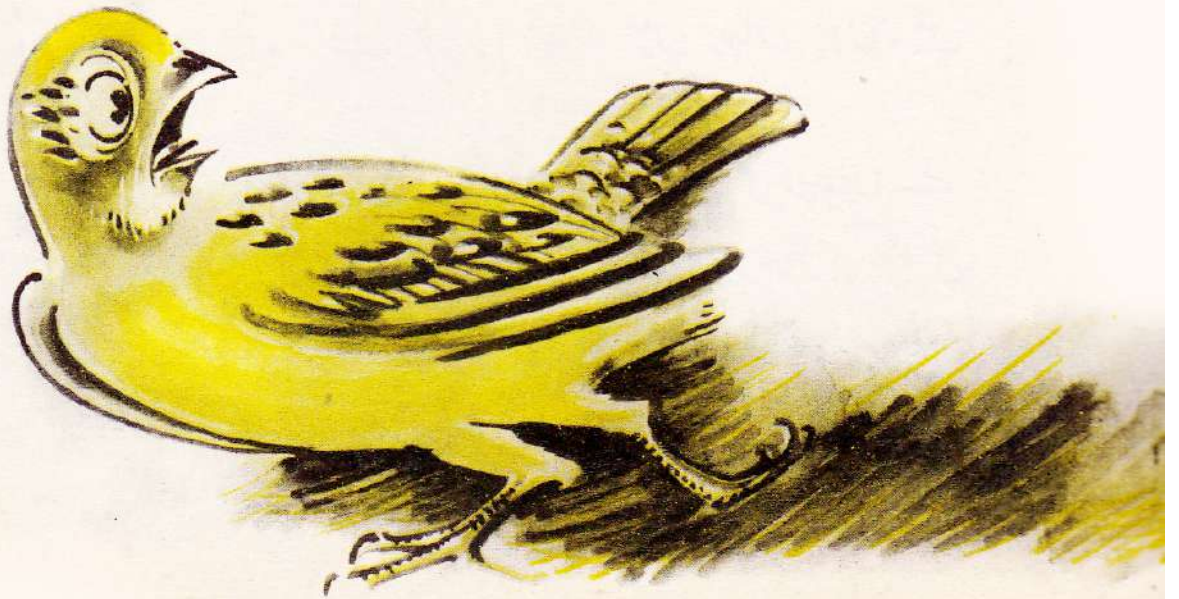
آدھی رات گزر چکی تھی کہ جب وہ اس جھاڑی کے پاس پہنچی کہ جہاں لمبُو گرا پڑا تھا۔ اب کی بار جب اس نے لمبُو کا نام پُکارا تو اُسے ہلکی سی آواز سُنائی دی۔ پھر اُس نے قدرے اُونچی آواز سُنی۔ اُس نے سوچا کہ یہ لمبُو کی آواز ہوگی۔ تب وہ جھاڑی کے اوپر اُڑتی ہوئی اس کا نام لے کر دوبارہ پُکارنے لگی۔ اُس پر وہ چلاّیا جیسے کہہ رہا ہو " میں یہاں ہوں۔ میں یہاں ہوں۔"

ماں بیا کو اس جگہ جانے میں دشواری ہورہی تھی کہ جہاں سے لمبو کی آواز آرہی تھی۔ اگرچہ رات کا وقت تھا اور جھاڑی گھنی تھی پھر بھی اس نے ہمت نہیں چھوڑی۔ اس نے بڑے جبر اور حوصلہ سے آگے بڑھنا شروع کیا۔ راستے میں آنے والی رُکاوٹوں

سے نپٹنے کے لیے اُسے آہستہ آہستہ چلنا پڑ رہا تھا۔
آخرکار وہ اس جگہ پہنچ گئی اور لمبو کے نزدیک جاپہنچی۔ اب اُس نے دیکھا کہ وہ ایک کانٹے دار جھاڑ میں پھنسا ہوا تھا۔ اُس نے جھاڑی کے جال سے نکلنے میں لمبو کی مدد کی۔ لمبُو تھک چکا تھا۔ جب وہ آزاد ہُوا تو اس نے محسوس کیا کہ وہ گر جائے گا۔ ماں بیا نے اُس کی مدد کی تاکہ وہ کوشش کرکے پیڑ کی ٹہنی کی کھوہ میں پہنچ سکے۔ وہاں پہنچ کر وہ اُس کے پہلو میں بیٹھ گئی اور اپنے پروں کے نیچے چھپاکر اسے گرمی پہنچانے لگی۔

چھوٹا پرندہ جلد ہی سوگیا۔ لیکن اس کی ماں ساری رات اُس کے پہلو میں بیٹھی رہی۔

صبح سویرے پڑوس کے سبھی پرندے جاگے اور مختلف بولیاں بولنے لگے۔ لمبو بھی بیدار ہُوا۔ اب وہ خوش تھا کہ وہ اپنی ماں کے ساتھ محفوظ تھا۔

"ماں" اُس نے کہا "میں نے یہ کبھی نہیں سوچا تھا کہ اُڑنا اتنا مُشکل ہے۔"

"یہ بالکل مشکل نہیں ہے" ماں نے جواب دیا۔ "لیکن تم ابھی اُڑنے کے قابل نہیں ہوئے تھے۔ اگر تم ایک دو دِن اور

انتظار کر لیتے تو تم اُڑ کر کہیں بھی جا سکتے تھے خواہ ہوا کتنی ہی تیز ہوتی۔"
"کیا اب میں اُڑ کر گھر جا سکتا ہوں؟" لمبو نے پوچھا۔
"نہیں ابھی نہیں"، ماں نے جواب دیا۔ "تم یہاں رہ کر آرام کرو۔ میں جا کر تمھارے لیے کھانا لاتی ہوں۔ شام تک یا کل صبح تک تم اُڑنے کے قابل ہو جاؤ گے۔"
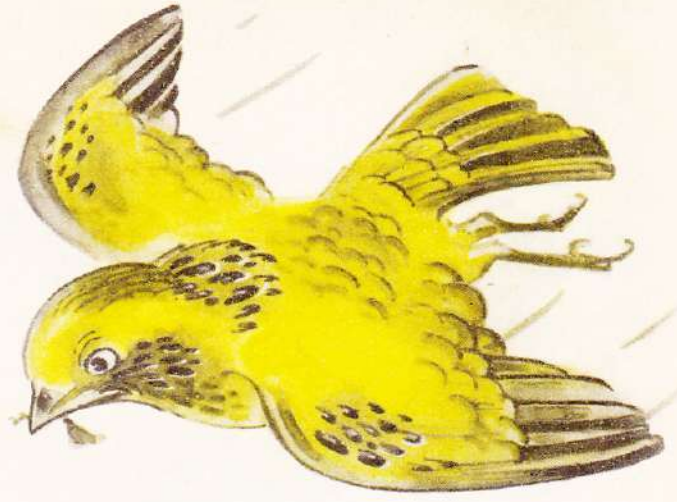
ماں بیا اُڑکر چلی گئی۔ پہلے وہ اپنے گھونسلے میں گئی اور نر بیا
اور موٹو کو لمبو کے بارے میں بتایا۔ پھر دونوں والدین اُڑکر باہر

گئے اور کھانا اکٹھا کر کے لمبو کو کھلایا۔ باپ لمبو کے پاس شام تک بیٹھا رہا اور ماں اپنے اور موٹو کے لیے کھانا لینے چلی گئی۔ شام کو مادہ بیا واپس آئی اور لمبو کا انتظام سنبھال لیا اور نر بیا سے گھونسلے کو واپس چلے جانے کے لیے کہا۔

"تم اب بالکل ٹھیک لگتے ہو۔" ماں نے لمبو سے کہا۔ "کل صبح ہم گھر کی طرف روانہ ہو سکیں گے۔"

ماں اور بیٹے نے یہ رات بھی پیڑ پر کاٹی۔ اگلی صبح ماں

نے لمبُو کواپنے پیچھے پیچھے آنے کو کہا۔ وہ اُڑکر تھوڑی دور گئی ، اور لمبُو کے آنے کا انتظار کرنے لگی۔ اور جب وہ آگیا تو وہ اور آگے بڑھی اور لمبو کو اُڑکر پیچھے آنے کو کہا۔

لمبُو کو تھوڑا تھوڑا اُڑاتے ہوئے ماں اُسے واپس گھر تک لے گئی۔ اب سب خوش تھے۔ کچھ ہی دن بعد لمبُو اور موٹو اپنے والدین کی طرح اُڑنے کے قابل ہوگئے۔